سبطِ حسن ...... بائیں بازو کا اہم دانشور

میمونہ سبحانی، لیکچرار جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract

Syed Sibt-e-hasan, was one of those scholars and intellectuals who had promoted tha bet wing views in Pakistan. As a Marxist, he wrote a lot on Politics, Journalism, literature history and other social sciences. Promoting the Marxian philosophy. He highlighted the distinct objectives of religions and societal progress. He tried to rid the society from supersititions outdated customs, baleful traditions and their evil effects. to him human destiny depends on human thinking and endeavours which make or mar the communities and societies. The intellectual contribution of Sibt-e-hasan accords him an eminent place among the progressive writers and literary figures of Indo-Pak-Subcontinent..

ترقی پسند تحریک کا باقاعدہ آغاز ۱۹۳۲ء میں ہو گیا تھا لیکن ادب کی دُنیا میں اِس کے اثرات ابھی تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ ''ادب برائے زندگی'' کا جو مقصد ترقی پسندوں کے ہاں نظر آیا اِس کو ترقی پسند مکتبہ فکر سے وابستہ رہنے والوں ادیبوں نے آگے بڑھایا اگرچہ اِس سلسلے کو آگے بڑھانے میں قید و بند، بے روزگاری اور جلا وطنی ہمیشہ اِن پر مہربان رہی لیکن اِس کے باوجود وہ اپنے مقاصد کو پھیلانے میں کوشاں رہے۔

پاکستان کی آزادی میں جہاں دیگر سیاسی مقاصد کارفرما تھے وہاں اپنے آزاد ملک کا خواب دکھانے میں ترقی پسندوں کا بھی نمایاں ہاتھ تھا۔ بائیں بازو کے مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والوں ادیبوں نے ہمیشہ اُن بین الاقوامی ملکوں کی حمایت کی جنھوں نے اپنے حقوق کے لیے آواز بلند کی اور اپنے مروجہ غیر منصفانہ روایات سے انحراف کر کے جمہوری اور معاشرتی مساوات کی مثالیں قائم کیں۔

بائیں بازو کے دانش وروں کا خیال تھا کہ قیامِ پاکستان کے اصل مقاصد پورے نہیں ہو رہے۔ ملک کی سیاسی و سماجی صورتِ حال میں اب عملی کاوشوں کی ضرورت تھی۔ اس کاوش کو ترقی پسندوں نے تحریر کے ذریعے پھیلایا۔ لیل و نہار اِس حوالے سے لکھتا ہے:

> ''ہر محبِّ وطن پاکستانی کا فرض ہے کہ وہ ملک کی بقا اور سلامتی کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے سے دریغ نہ کرے۔ یہ وقت ذاتی انا، طبقاتی مفاد یا جماعتی موقف کے تحفظ کا نہیں بلکہ پاکستان کے تحفظ کا ہے۔''[۱]